خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

213029

CPL
61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

جمعہ 5- نومبر 1999ء - 26 رجب 1420 ہجری- 5- نبوت 1378 ھش جلد 49-84 نمبر252

صبر کی تعلیم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے- اور ان کے آخری وقت کی تکلیف کو دیکھ کر رو پڑے- پھر فرمایا اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہانے اور دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا- ہاں واویلا کرنے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دے گا- سوائے اس کے کہ رحم فرمادے- (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عندالمریض)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دُکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے لیکن جاننا چاہئے کہ خدا کی پاک کتاب کے رُو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے آخر بہت سا بخار نکل کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں- بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے اور اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہے کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں-

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر10- ص361)

حضرت چھوٹی آپا کے آخری دیدار کے لئے خواتین کا بے پناہ ہجوم

حضرت مسیح موعود کی آخری بہو کی وفات سے جماعت میں غم والم کی لہر دوڑ گئی

ربوہ : 4- نومبر (ایک بجے دن) بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کی آخری بہو حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ (چھوٹی آپا) صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کی خبر سے جماعت احمدیہ میں غم والم کی لہر دوڑ گئی- جماعت احمدیہ کی خواتین کی تربیت و اصلاح کا جو فریضہ حضرت سیدہ موصوفہ نصف صدی کے لگ بھگ انجام دیتی رہیں اور آپ کی دیگر متعدد اہم خدمات دینیہ کے باعث حضرت سیدہ کا مقام و مرتبہ بہت اعلیٰ اور بلند ہے- اور جماعت کے ہر فرد بشر کے دل میں آپ کا غیر معمولی احترام اور عقیدت ہے-

حضرت چھوٹی آپا کی وفات کی خبر اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک میں بھی چند گھنٹوں کے اندر اندر پہنچ گئی- چنانچہ بیرون ممالک سے فون، ای میل، فیکس وغیرہ کے ذریعے روابط کا سلسلہ شروع ہو گیا جو ابھی تک جاری ہے-

آخری دیدار

حضرت سیدہ کی وفات کی خبر ملتے ہی خواتین جوق در جوق چہرہ کی زیارت کے لئے آنے لگی ہیں- 3- نومبر کی سہ پہر کے علاوہ 4- نومبر کی صبح 8 سے 12 بجے کا اعلان کیا گیا کہ حضرت سیدہ کے چہرے کا آخری دیدار کرایا جائے گا- خواتین کی لمبی قطاریں حضرت چھوٹی آپا کے گھر سے لیکر باہر دارالصدر کی درمیانی سڑک تک چلی گئی تھیں- ربوہ کی ہر سڑک حضرت چھوٹی آپا کے گھر جاتی محسوس ہو رہی تھی- رکشے، جو اب ربوہ میں بہت بڑی تعداد میں ہو گئے ہیں، ان سب کا رخ حضرت سیدہ کے گھر کی طرف تھا- جن میں خواتین سوار تھیں- خواتین کی خواہش تھی کہ اس پاکیزہ وجود کی بار بار زیارت کی جائے مگر خواتین کے بے پناہ رش کی وجہ سے ایسا ہونا ممکن نہ تھا لہٰذا محلوں میں اعلان کروائے گئے کہ جو خواتین ایک بار زیارت کر چکی ہیں وہ دوبارہ نہ آئیں- خواتین اپنے ساتھ بچیوں کو بھی لا رہی تھیں تاکہ وہ حضرت چھوٹی آپا کا آخری دیدار کر سکیں- ایک بزرگ خاتون جو دوبارہ دیدار کرنے پر مصر تھیں اور جن کو روکا جا رہا تھا، روتے ہوئے کہہ رہی تھیں 'ایسا چہرہ دوبارہ کہاں دیکھنے کو ملے گا- خواتین نے بتایا کہ حضرت چھوٹی آپا کا چہرہ نور سے جگمگا رہا تھا اور ایک ابدی سکون آپ کے چہرے پر پھیلا ہوا تھا-

خواتین کے علاوہ جہاں تک ممکن ہو رہا ہے مرد بھی جنازہ میں شرکت کیلئے ربوہ پہنچ رہے ہیں- جن کے قیام و طعام کا خاص تنظیم کے ساتھ اہتمام کیا جا رہا ہے- یاد رہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کے قریبی عزیز پہلے ہی ربوہ پہنچ چکے ہیں-

(حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے جنازہ اور تدفین کی دیگر تفاصیل انشاء اللہ کل کے الفضل میں شائع کی جائیں گی- ادارہ)

خطبہ جمعہ کا نیا وقت

یورپ میں موسم سرما کے اوقات کی تبدیلی کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ شام 5 بجے کی بجائے شام 6 بجے نشر ہو گا-

یہ خطبہ جمعہ کی شام کو دوبارہ 8:30 پر، ہفتہ کو صبح 7 بجے اور اتوار و شام 6 بجے بھی نشر کیا جائے گا

ہر احمدی وقفِ عارضی کرے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں

○ "مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو- اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے-"

(الفضل 27- اگست 69ء ص5)

نتیجہ مضمون نویسی سہ ماہی
چہارم خدام الاحمدیہ
پاکستان بعنوان
"ہمدردی مخلوق"

○ اول- محمد شکراللہ صاحب- ڈسکہ سیالکوٹ

دوم- آدم سعید صاحب- سٹیل ٹاؤن کراچی

سوم- آصف الرحمان قمر صاحب- دارالذکر فیصل آباد

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے-

فضل احمد راشد ملیر کراچی- طیب احمد منصور دارالفضل فیصل آباد- سید عبدالعلی عامر نارتھ کراچی- ساجد لطیف نارتھ کراچی- عطاء القدوس طاہر فیکٹری ایریا حیدر آباد- ملک عبدالمومن نارتھ کراچی- چوہدری محمد اختر نواز وحدت کالونی لاہور-

(مہتمم تعلیم)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ حدیث نمبر 27

سب سے بڑی امانت

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہو گی کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے تعلقات قائم کر چکے ہوں اور مرد بیوی کے راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے-

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب نقل الحدیث)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں-

اب ایک اور بہت ہی دلچسپ اور بہت اہمیت رکھنے والا معاملہ ہے جس کو بسا اوقات سوسائٹی میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے- روایت ہے' سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہو گی- اب بڑی امانت کا لفظ سنتے ہی ذہن میں بہت سی بڑی بڑی امانات کا خیال گزرتا ہے لیکن آگے بات سنیں کیا ہو رہی ہے- **قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہو گی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے اور بیوی اس سے تعلقات قائم کر چکے ہوں پھر وہ بیوی کے راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے-**

اب یہ بڑی امانت کیوں ہے- اس لئے کہ اللہ کے حکم پر اسے یہ اجازت دی گئی تھی کہ ایک عورت سے خلا ملا کرے' اپنے فروج کی حفاظت والا مضمون پیش نظر رکھیں تو پھر اس کی سمجھ آئے گی- یہاں ایک عورت نے اپنے بدن کو ایک غیر شخص کے لئے محض اس لئے کھولا کہ اللہ نے اجازت دی تھی اور اللہ کی امانت کا حق ادا کرنے والی تھی- اس کے اندرونی حسن تک کسی غیر کی رسائی نہیں تھی- پس یہ اس معنے میں بہت بڑی امانت بن جاتی ہے اس کے باوجود اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے راز مردوں کی مجالس میں یا کسی خاص دوست سے بیان کرتا پھرے کہ میری بیوی ایسی ہے اور ایسی ہے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن وہ ایک بہت بڑی امانت کا خائن شمار کیا جائے گا- اور جس کا نتیجہ جہنم ہے-

یہ معاملہ ایسا ہے جو معاشرے میں نظر آتا ہے- لوگ اس کو بہت معمولی سمجھتے ہیں اور دو طرح سے یہ باتیں ہیں جن کو نظر انداز کر کے معاشرے میں گَھن گھول دیا جاتا ہے- اول تو بعض لوگ محض شوقیہ بتاتے ہیں' اپنے دوست کو بتائیں گے کہ مجھے کیسی اچھی بیوی مل گئی ہے- یا بعض دفعہ اس کی کمزوریاں ظاہر کر دیتے ہیں کہ میری بیوی تو ایسی نکلی ہے- دونوں صورتیں بہت گندی اور معاشرے کو خراب کرنے والی ہیں- لیکن ایک تیسری صورت بھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آپس میں اکٹھا رہیں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے' کسی کو کچھ نہیں بتاتے' جب الگ ہو جائیں' طلاق ہو جائے یا خلع ہو جائے کسی صورت میں الگ ہو جائیں تو پھر ان کو یاد آتا ہے کہ اس میں یہ اندرونی نقص بھی تھے- چنانچہ میں ان باتوں کا ذکر نہیں کر رہا جس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے بدسلوکی کی یا حقوق ادا نہیں کئے- اندرونی نقائص اس میں کیا تھے- مرد میں اندرونی نقص کیا تھا' عورت میں اندرونی نقص کیا تھا یہ باتیں وہ بیان کرتے ہیں پھر- اور جب یہ باتیں میرے علم میں آتی ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ کو کوئی حق نہیں ایسی باتیں مجھ تک پہنچانے کا جو اللہ کی امانت ہیں- آپ خیانت میں مجھے بھی شریک کر رہے ہیں- اگر میں آپ کی باتیں سن لوں اور اس معاملے میں ان کو رد کر کے آپ کو بھی ساتھ رد نہ کروں تو میں بھی خائن بن جاؤں گا-

اس لئے شادی چاہے قائم ہو یا ٹوٹ چکی ہو یہ وہ امانتیں ہیں جنہیں بہرحال ادا کرنا ہے- **کوئی بیوی اپنے خاوند کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے' کوئی خاوند اپنی بیوی کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے- کیونکہ اللہ کی امانت ہے جس امانت کے وہ ذمہ دار ہیں اور جواب دہ ہوں گے-** پس ان باتوں کو چھوٹا نہ سمجھیں اور بہت اہمیت دیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ بیوی کے اسرار لوگوں میں بیان کرتا پھرے یہ قیامت کے دن سب سے بڑی خیانت سمجھی جائے گی-

یہاں مرد کا ذکر نہیں ہے مگر قرآن کریم کی بعض آیات سے دوسرا مضمون بھی ثابت ہے کہ جب تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو تو پھر تم لوگوں کو شرم کرنی چاہئے کہ ان باتوں کو کیوں لوگوں پر کھولتے ہو شاید یہ بھی وجہ ہو کہ عورتوں میں نسبتاً یہ کم بیماری ہو' مردوں میں زیادہ ہو- ایسی بے شرمی کی باتیں عورتوں کی طبعی حیا کے خلاف ہوں اس لئے یہ ایک قسم کا کامپلیمنٹ (Compliment) بھی ہے عورتوں کو' ان کی ایک تعریف بھی ہے کہ تم سے زیادہ مردوں میں یہ نقص پایا جاتا ہے- بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ عورتیں کہتی ہیں آپ ہمارے نقص ہی بتاتے رہتے ہیں مردوں کے نہیں بتاتے- مگر اگر وہ غور سے خطبے سنا کریں تو ان کو معلوم ہو گا کہ مردوں کے بھی بتاتا ہوں اور کیوں نہ بتاؤں کیونکہ رسول اللہ ﷺ عدل کے نہایت اعلیٰ مقام پر تھے جس سے اوپر عدل کا مقام ممکن نہیں ہے- آپؐ ہمیشہ دونوں کی باتیں بتایا کرتے تھے اور میں تو وہی باتیں کہتا ہوں جو آنحضرت ﷺ عمر بھر فرماتے رہے

روزنامہ الفضل ربوہ 10 نومبر 1998ء

سورہ فاتحہ کی مدح میں

پُر معارف کلام حضرت مسیح موعود

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

دیکھو خدا نے تم کو بتائی دعا یہی
اس کے حبیب نے بھی پڑھائی دعا یہی

پڑھتے ہو پنج وقت اسی کو نماز میں
جاتے ہو اس کی رہ سے درِ بے نیاز میں

خلافت لائبریری ربوہ

قسط اول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی صاحب

آسمانِ روحانیت کی دو عظیم الشان بیعتیں

بیعتِ عقبہ - بیعتِ رضوان

ہر نبی نبض شناس ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اسے بھیجتا ہی اسی وقت ہے جب جنگل اور دریاؤں اور خشکی اور تری میں ہواؤں اور فضاؤں میں فساد برپا ہو جاتا ہے تو نبی آکر قوم کو ان کی کمزوریوں اور غلطیوں سے آگاہ کرتا ہے اور معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں کو حسن تربیت اور اپنی شبانہ روز دعاؤں سے دور کرتا اور مخالفین کی اصلاح فرماتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے سب انبیاء سے بڑھ کر اپنی قوم کو ظلمت و تاریکی کے گڑھے سے نکال کر روشنی کے مینار پر لا کھڑا کیا۔ جہاں برائی سے روکا وہاں نیکی کی بے شمار راہوں سے بھی آگاہ فرمایا۔

اہل مکہ ایک ایک۔ دو دو۔ چار چار کر کے اسلام کے نور سے منور ہو رہے تھے اور اسلام ترقی کی راہ پر گامزن تھا کہ 10 نبوی میں اہل مدینہ کے ایک منتخب گروہ کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آنحضرت ﷺ کا معمول تھا کہ حج کے زمانہ میں رؤسائے قبائل کے پاس تشریف لے جا کر تبلیغ اسلام فرمایا کرتے تھے۔ اس سال (رجب 10 نبوی میں) بھی آپؐ متعدد قبائل کی طرف تشریف لے گئے۔ عقبہ کے پاس جہاں اب مسجد عقبہ ہے قبیلہ خزرج کے چند اشخاص آپ کو نظر آئے تو آپؐ نے ان سے نام و نسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔ آپؐ نے انہیں دعوت اسلام دی اور قرآن مجید کی بعض آیتیں سنائیں۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا:۔

"دیکھو یہود قبول اسلام میں ہم سے بازی نہ لے جائیں"

یہ کہکر سب نے ایک ساتھ اسلام قبول کر لیا۔ یہ چھ اشخاص تھے جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

(1) ابوالہیثم بن تیہان

(2) ابو امامہ اسعد بن زرارہ انصار میں سب سے پہلے ان ہی نے 1ھ میں وفات پائی)

(3) عوف بن حارث (بدر میں شہادت پائی)

(4) رافع بن مالک بن عجلان (اس وقت تک جس قدر قرآن اتر چکا تھا آنحضرت ﷺ نے ان کو عنایت فرمایا۔ جنگ احد میں شہید ہوئے)

(5) قطبہ بن عامر بن حدیدہ (تینوں عقبات میں شریک رہے)

(6) جابر بن عبداللہ (بن رباب) (یہ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو کے علاوہ تھے۔ بدر وغیرہ میں شریک تھے۔)

(سیرۃ النبی شبلی جلد اول ص 157)

بیعت عقبہ اولیٰ 12 نبوی

یہ سال آنحضرت ﷺ نے مکہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری اسباب کے لحاظ سے ایک بیم و رجا کی حالت میں گزارا۔ آپؐ اکثر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ دیکھیں ان چھ مصدقین کا کیا انجام ہوتا ہے اور آیا یثرب میں کامیابی کی کوئی امید بندھتی ہے یا نہیں۔ مسلمانوں کے لئے بھی یہ زمانہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ایک بیم و رجا کا زمانہ تھا۔ وہ دیکھتے تھے کہ سرداران مکہ اور رؤساء طائف آنحضرت ﷺ کے مشن کو سختی کے ساتھ رد کر چکے ہیں دیگر قبائل عرب بھی ایک ایک کر کے اپنے انکار پر مہر لگا چکے تھے۔ مدینہ میں امید کی ایک کرن پیدا ہوئی تھی۔ مگر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کرن مصائب و آلام کے طوفان اور شدائد کی آندھیوں میں قائم رہ سکے گی۔ دوسری طرف مکہ والوں کے مظالم دن بدن زیادہ ہو رہے تھے اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اسلام کو مٹانے کا بس یہی وقت ہے مگر اس نازک وقت میں بھی جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا۔ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے مخلص صحابی ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم تھے۔ اور آپؐ کا یہ عزم و استقلال بعض اوقات آپؐ کے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیتا تھا کہ یہ شخص کس قلبی طاقت کا مالک ہے کہ کوئی چیز اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ بلکہ اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں خاص طور پر ایک رعب اور جلال کی کیفیت پائی جاتی تھی اور مصائب کے ان تند طوفانوں میں آپؐ کا سر اور بھی بلند ہو تا جاتا تھا۔ یہ نظارہ اگر ایک طرف قریش مکہ کو حیران کرتا تھا تو دوسری طرف ان کے دلوں پر کبھی کبھی لرزہ بھی ڈال دیتا تھا۔ ان ایام کے متعلق سرولیم میور لکھتا ہے۔

"ان ایام میں محمد (ﷺ) اپنی قوم کے سامنے اس طرح سینہ سپر تھا کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہیں ہوتی تھی۔ اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بے بس اور بے یار و مددگار۔ وہ اور اس کا چھوٹا سا گروہ اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے منہ میں تھے مگر اس خدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ محمد (ﷺ) ایک ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی۔ یہ نظارہ ایک ایسا شاندار منظر پیش کرتا ہے جس کی مثال سوائے اسرائیل کی اس حالت کے اور کہیں نظر نہیں آتی کہ جب اس نے مصائب و آلام میں گھر کر خدا کے سامنے یہ الفاظ کہے تھے کہ اے میرے آقا اب تو میں۔ ہاں صرف میں ہی اکیلا رہ گیا ہوں۔ نہیں بلکہ محمد (ﷺ) کا یہ نظارہ اسرائیلی نبیوں سے بھی ایک رنگ میں بڑھ کر تھا..... محمد (ﷺ) کے یہ الفاظ اسی موقعہ پر کہے گئے تھے کہ اے میری قوم کے صنادید تم نے جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ میں بھی کسی امید پر کھڑا ہوں۔"

الغرض اسلام کے لئے یہ ایک بہت نازک وقت تھا کہ مکہ والوں کی طرف سے تو ایک گونہ ناامیدی ہو چکی تھی۔ مگر مدینہ میں امید کی کرن پیدا ہو رہی تھی اور آنحضرت ﷺ بڑی توجہ کے ساتھ اس طرف نظر لگائے ہوئے تھے کہ آیا مدینہ بھی مکہ اور طائف کی طرح آپؐ کو رد کرتا ہے یا کہ اس کی قسمت دوسرے رنگ میں لکھی ہے؟ چنانچہ جب حج کا موقع آیا تو آپؐ بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور منیٰ کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر ادھر اُدھر نظر دوڑائی۔ ناگاہ آپؐ کی نظر اہل یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپؐ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا۔ اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپؐ کو ملے۔ اب کے یہ بارہ اشخاص تھے۔ جن میں سے پانچ تو وہی گزشتہ سال کے مصدقین اور سات نئے تھے۔ اور اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں سے تھے۔

ان کے نام یہ ہیں:۔

(1) ابو امامہ اسعد ابن زرارہ

(2) عوف بن حارث

((3) رافع بن مالک

(4) قطبہ بن عامر

(5) عقبہ بن عامر

یہ پانچ اصحاب سابقہ مصدقین میں سے تھے

(6) معاذ بن حارث از قبیلہ بنی نجار

(7) ذکوان بن عبد قیس از قبیلہ بنو زریق

(8) ابو عبدالرحمان یزید بن ثعلبہ از بنی بلی

(9) عبادہ بن صامت از بنی عوف

(10) عباس بن عبادہ بن نضلہ از بنی سالم

(11) ابوالہیثم بن تیہان از بنی عبدالاشہل

(12) عویم بن ساعدہ از بنی عمرو بن عوف

ان میں سے آخری دو قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں ان سے ملے۔ انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر تھی۔ چونکہ اب تک جہاد بالسیف فرض نہیں ہوا تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ان سے صرف ان الفاظ میں بیعت لی جن میں آپؐ جہاد فرض ہونے کے بعد عورتوں سے بیعت لیا کرتے تھے۔ یعنی یہ کہ ہم خدا کو ایک جانیں گے۔ شرک نہیں کریں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ زنا کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ قتل سے باز رہیں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے اور ہر ایک نیک کام میں آپؐ کی اطاعت کریں گے۔ بیعت کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

"اگر تم صدق و ثبات کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا۔"

یہ بیعت تاریخ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ جگہ جہاں بیعت لی گئی تھی عقبہ کہلاتی ہے جو مکہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔ عقبہ کے لفظی معنے بلند پہاڑی رستے کے ہیں۔

مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نو مسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جاوے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے اور ہمارے مشرک بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کرے۔ آپؐ نے مصعب بن عمیرؓ کو جو قبیلہ عبدالدار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ اسلامی مبلغ ان دنوں قاری یا مقری کہلاتے تھے کیونکہ ان کا کام زیادہ تر قرآن شریف سنانا تھا۔ کیونکہ یہی تبلیغ اسلام کا بہترین ذریعہ تھا۔ چنانچہ مصعبؓ بھی یثرب میں مقری کے نام سے مشہور ہو گئے۔"

(سیرۃ خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ص 222، 225)

بیعت عقبہ ثانیہ 13 نبوی

اگلے سال یعنی 13 نبوی کے ماہ ذی الحجہ میں حج کے موقعہ پر اوس اور خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ ان میں ستر شخص ایسے شامل تھے جو یا تو مسلمان ہو چکے تھے اور یا اب مسلمان ہونا چاہتے تھے اور آنحضرت ﷺ سے ملنے کے لئے مکہ آئے تھے۔ مصعبؓ بن عمیر بھی ان کے ساتھ تھے مصعبؓ کی ماں زندہ تھی اور گو مشرکہ تھی مگر ان سے بڑی محبت کرتی تھی۔ جب اسے ان کے آنے کی خبر ملی تو اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے آکر مل جاؤ پھر کہیں دوسری جگہ جانا۔ مصعبؓ نے جواب دیا کہ "میں ابھی تک رسول اللہ ﷺ سے نہیں ملا۔ آپؐ سے مل کر پھر تمہارے پاس آؤں گا۔" چنانچہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپؐ سے مل کر اور ضروری حالات عرض کر کے پھر اپنی ماں کے پاس گئے۔ وہ بہت جلی بھنی [illegible]۔ ان کو دیکھ کر بہت روئی اور بڑا شکوہ کیا۔ مصعبؓ نے کہا "ماں! میں تم سے ایک بڑی اچھی بات کہتا ہوں جو تمہارے واسطے بہت ہی مفید ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے" اس نے کہا وہ کیا ہے؟ مصعبؓ نے آہستہ سے جواب دیا۔ "بس یہی کہ بت پرستی ترک کر کے مسلمان ہو جاؤ اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لے آؤ۔ وہ پکی مشرکہ تھی۔ سنتے ہی شور مچا دیا کہ "مجھے ستاروں کی قسم ہے میں تمہارے دین میں کبھی داخل نہیں ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گی" اور اپنے رشتہ داروں کو اشارہ کیا کہ مصعب ؓ کو پکڑ کر قید کرلیں۔ مگر وہ بھاگ کر نکل گئے۔

آنحضرت ﷺ کو مصعب ؓ سے انصار کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور ان میں سے بعض لوگ آپ ؐ سے انفرادی طور پر ملاقات بھی کرچکے تھے۔ مگر چونکہ اس موقعہ پر ایک اجتماعی اور خلوت کی ملاقات کی ضرورت تھی۔ اس لئے مراسم حج کے بعد ماہ ذی الحجہ کی وسطی تاریخ مقرر کی گئی کہ اس دن نصف شب کے قریب یہ سب لوگ گزشتہ سال والی گھاٹی میں آپ ؐ کو آکر ملیں تاکہ اطمینان اور یکسوئی کے ساتھ علیحدگی میں بات چیت ہوسکے۔ اور آپ ؐ نے انصار کو تاکید فرمائی کہ اکٹھے نہ آئیں بلکہ ایک ایک دو دو کر کے وقت مقررہ پر گھاٹی میں پہنچ جائیں اور سوتے کو نہ جگائیں اور غیر حاضر کا انتظار نہ کریں۔ چنانچہ جب مقررہ تاریخ آئی تو رات کے وقت جبکہ ایک تہائی رات جاچکی تھی آنحضرت ﷺ اکیلے گھر سے نکلے اور راستہ میں اپنے چچا عباس کو ساتھ لیا جو ابھی تک مشرک تھے، مگر آپ ؐ سے محبت رکھتے تھے۔ اور خاندان ہاشم کے رئیس تھے اور پھر دونوں مل کر اس گھاٹی میں پہنچے ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ انصار بھی ایک ایک دو دو کر کے آپہنچے۔ یہ ستر اشخاص تھے اور اوس و خزرج دونوں قبیلوں سے تعلق رکھنے والے تھے۔ سب سے پہلے عباس نے گفتگو شروع کی کہ "اے خزرج کے گروہ! محمد (ﷺ) اپنے خاندان میں معزز و محبوب ہے اور وہ خاندان آج تک اس کی حفاظت کا ضامن رہا ہے اور ہر خطرہ کے وقت میں اس کے لئے سینہ سپر ہوا ہے مگر اب محمد کا ارادہ اپنا وطن چھوڑ کر تمہارے پاس چلے جانے کا ہے۔ سو اگر تم اسے اپنے پاس لے جانے کی خواہش رکھتے ہو تو تمہیں اس کی ہر طرح حفاظت کرنی ہوگی اور ہر دشمن کے سامنے سینہ سپر ہونا پڑے گا۔ اگر تم اس کے لئے تیار ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے صاف صاف جواب دے دو کیونکہ صاف صاف بات اچھی ہوتی ہے۔" البراء بن معرور جو انصار کے قبیلہ کے ایک معمر اور بااثر بزرگ تھے نے کہا۔ عباس! ہم نے تمہاری بات سن لی ہے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ رسول اللہ خود بھی اپنی زبان مبارک سے کچھ فرمادیں۔ اور جو ذمہ داری ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں وہ بیان فرمادیں" اس پر آنحضرت ﷺ نے قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ایک مختصری تقریر میں اسلام کی تعلیم بیان فرمائی۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں اپنے لئے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہو۔ اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو میرے ساتھ بھی معاملہ کرو..... جب آپ ؐ تقریر ختم کرچکے تو البراء بن معرور نے عرب کے دستور کے مطابق آپ ؐ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا "یارسول اللہ! ہمیں اس خدا کی قسم ہے جس نے آپ ؐ کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ ہم اپنی جانوں کی طرح آپ ؐ کی حفاظت کریں گے ہم لوگ تلواروں کے سایہ میں پلے ہیں اور.... مگر ابھی وہ بات ختم کرنے نہ پائے تھے کہ ابوالہیثم بن تیہان نے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ ان کی بات کاٹ کر کہا۔ "یارسول اللہ! یثرب کے یہود کے ساتھ ہمارے دیرینہ تعلقات ہیں۔ آپ ؐ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے ایسا نہ ہو کہ جب اللہ آپ ؐ کو غلبہ دے تو آپ ہمیں چھوڑ کر اپنے وطن میں واپس تشریف لے آویں اور ہم نہ ادھر کے رہیں نہ اُدھر کے۔" آپ ؐ نے ہنس کر فرمایا۔ "نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ تمہارا خون میرا خون ہوگا۔ تمہارے دوست میرے دوست اور تمہارے دشمن میرے دشمن" اس پر عباس بن عبادہ انصاری نے اپنے ساتھیوں پر نظر ڈال کر کہا۔ لوگو کیا تم سمجھتے ہو کہ اس عہدو پیمان کے کیا معنے ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہے کہ اب تمہیں ہر اسود و احمر کے مقابلہ کے لئے تیار ہونا چاہئے اور ہر قربانی کے لئے آمادہ رہنا چاہئے۔" لوگوں نے کہا۔ ہاں ہم جانتے ہیں۔ مگر یارسول اللہ اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا؟ آپ ؐ نے فرمایا "تمہیں خدا کی جنت ملے گی جو اس کے سارے انعاموں میں سے بڑا انعام ہے۔" سب نے کہا "ہمیں یہ سودا منظور۔ یارسول اللہ! اپنا ہاتھ آگے کریں" آپ ؐ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھا دیا اور یہ ستر جاں نثاروں کی جماعت ایک دفاعی معاہدہ میں آپ ؐ کے ہاتھ پر بک گئی۔ اس بیعت کا نام بیعت عقبہ ثانیہ ہے۔

جب بیعت ہوچکی تو آپ ؐ نے ان سے فرمایا کہ موسیٰ ؑ نے اپنی قوم میں سے بارہ نقیب چنے تھے۔ جو موسیٰ ؑ کی طرف سے ان کے نگران اور محافظ تھے۔ میں بھی تم میں سے بارہ نقیب مقرر کرنا چاہتا ہوں جو تمہارے نگران اور محافظ ہوں گے۔ اور میرے لئے عیسیٰ ؑ کے حواریوں کی طرح ہوں گے اور میرے سامنے اپنی قوم کے متعلق جوابدہ ہوں گے۔ پس تم مناسب لوگوں کے نام تجویز کر کے میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ بارہ آدمی تجویز کئے گئے۔ جنہیں آپ ؐ نے منظور فرمایا۔ اور انہیں ایک ایک قبیلہ کا نگران مقرر کر کے ان کے فرائض سمجھادیئے اور بعض قبائل کے لئے آپ ؐ نے دو دو نقیب مقرر فرمائے۔ بہرحال ان بارہ نقیبوں کے نام یہ ہیں۔

(1) اسعد بن زرارہ
(2) اسید بن الحضیر
(3) ابوالہیثم بن تیہان
(4) سعد بن عبادہ
(5) البراء بن معرور
(6) عبداللہ بن رواحہ
(7) عبادہ بن صامت
(8) سعد بن ربیع
(9) رافع بن مالک
(10) عبداللہ بن عمرو
(11) سعد بن خیثمہ
(12) منذر بن عمرو۔

(حوالہ مذکورہ ص 227، 232)

ایک اور عظیم الشان موقعہ آیا جب مہاجرین و انصار نے مل کر آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور خون کا آخری قطرہ بہا دینے کا عہد کیا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

فتح حدیبیہ 6ھ

آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ کی وادی میں پہنچ کر اس وادی کے چشمہ کے پاس قیام کیا۔ جب صحابہ اس جگہ ڈیرے ڈال چکے تو قبیلہ خزاعہ کا ایک نامور رئیس بدیل بن ورقا نامی جو قریب ہی کے علاقہ میں آباد تھا۔ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی ملاقات کے لئے آیا اور اس نے آپ ؐ سے عرض کیا کہ مکہ کے رؤساء جنگ کے لئے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپ ؐ نے فرمایا۔ "ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ قریش مکہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور میں تو ان لوگوں کے ساتھ اس سمجھوتہ کے لئے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لئے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی رد کر دیا اور بہرصورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر میں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔" اگر میں ان کے مقابلہ میں مٹ گیا تو قصہ ختم ہوا، لیکن اگر خدا نے مجھے فتح عطا کی اور میرے لائے ہوئے دین کو غلبہ حاصل ہوگیا تو پھر مکہ والوں کو بھی ایمان لے آنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہئے۔ بدیل بن ورقا پر آپ ؐ کی اس مخلصانہ اور دردمندانہ تقریر کا بہت اثر ہوا اور اس نے آپ ؐ سے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ مہلت دیں کہ میں مکہ میں جاکر آپ کا پیغام پہنچاؤں اور مصالحت کی کوشش کروں آپ ؐ نے اجازت دی اور بدیل اپنے قبیلہ کے چند آدمیوں کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوگیا۔

جب بدیل بن ورقا مکہ میں پہنچا تو اس نے قریش کو جمع کر کے ان سے کہا کہ میں اس شخص (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) (عرب کا دستور تھا کہ ایسے موقعوں پر جب ایک معروف شخص کے متعلق گفتگو کرنی ہو تو نام لینے کی بجائے یہ "شخص" یا "اس شخص" وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے تھے) کے پاس سے آرہا ہوں اور میرے سامنے اس نے ایک تجویز پیش کی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا ذکر کروں۔ اس پر قریش کے جوشیلے اور غیر ذمہ دار لوگ کہنے لگے۔ ہم اس شخص کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں مگر اہل الرائے اور ثقہ لوگوں نے کہا۔ ہاں ہاں جو تجویز بھی ہے وہ ہمیں بتاؤ۔ چنانچہ بدیل نے آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ تجویز کا اعادہ کیا۔ اس پر ایک شخص عروہ بن مسعود نامی جو قبیلہ ثقیف کا ایک بہت بااثر رئیس تھا۔ اور اس وقت مکہ میں موجود تھا کھڑا ہوگیا اور قدیم عربی انداز میں قریش سے کہنے لگا۔ "اے لوگو! کیا میں تمہارے باپ کی جگہ نہیں ہوں؟" انہوں نے کہا۔ "ہاں" پھر اس نے کہا "کیا آپ لوگ میرے بیٹوں کی طرح نہیں ہیں؟" انہوں نے کہا "ہاں" پھر عروہ نے کہا۔ "کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بے اعتمادی ہے"؟ قریش نے کہا "ہرگز نہیں" اس نے کہا۔ "تو پھر میری یہ رائے ہے کہ اس شخص (محمد ﷺ) نے آپ کے سامنے ایک عمدہ بات پیش کی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اس تجویز کو قبول کرلیں اور مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کی طرف سے محمد (ﷺ) کے پاس جاکر مزید گفتگو کروں۔ قریش نے کہا "بے شک آپ جائیں اور گفتگو کریں"

ہر طرف لڑیں گے

صحابہ تو آنحضور ؐ کے قدموں میں بچھے جاتے تھے انہیں آپ ؐ سے زیادہ کچھ عزیز نہ تھا۔ وہ آپ ؐ کی خاطر اپنی عزیز جانوں تک کو گنوادینے کے لئے تیار بیٹھے تھے وہ تو پروانوں کی طرح آپ ؐ کے رخ انور پر مرمٹنے پر تلے ہوئے تھے۔

آنحضور ؐ جنگ بدر کے موقع پر، مسلمانوں کو کفار کے ساتھ لڑائی پر آمادہ کر رہے تھے۔ حضرت مقداد بن اسود ؓ صحابہ کی نمائندگی میں اٹھ کھڑے ہوئے اور دست بستہ عرض کیا۔

ہم حضرت موسیٰ کی قوم کی طرح، آپ سے یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب ہی جاکر لڑو ہم تو بس یہاں بیٹھے ہیں اور ہرگز نہیں لڑیں گے۔ ہم تو آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ آپ کے بائیں بھی صف آراء ہوں گے آپ کے آگے بھی صف بستہ ہوں گے اور آپ ؐ کے پیچھے بھی ہم آپ ؐ کے دشمنوں سے نبرد آزما ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس عہدو پیمان کو سن کر آنحضور ؐ اتنے مسرور ہوئے کہ خوشی سے آپ کا چہرہ تمتما اٹھا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب قول اللہ تعالیٰ اذتستغیثون ربکم فاستجاب لکم.....)

زندگی بے رونق ہوگئی

صحابہ کے لئے آنحضور ﷺ کا وجود، زندگی کی روح رواں تھا۔ اسی دم سے ان کی زندگی میں رونق تھی حضور ؐ کی وفات کے ساتھ یہ زندگی گزارنا اجیرن ہوگیا۔

حضرت حسان بن ثابت ؓ نے آنحضور ﷺ کی وفات پر جو مرثیہ لکھا وہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ حضور ؐ کی وفات سے ان کی زندگی بے رونق ہوگئی، ان کے لئے جینا دشوار ہو گیا ان کے دو عربی اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

"کیا میں آپ ؐ کے بغیر مدینہ میں لوگوں کے درمیان رہ سکوں گا اے کاش! صبح صبح مجھے کالے ناگوں کا زہر پلادیا جاتا، یا آج کی شام یا کل کی شام اللہ کا امر (پیام اجل) ہمارے لئے نازل ہو جاتا اور ہمارا (آخری) وقت آجاتا۔ اگر ایسا ہو تو ہم پھر اس پاک و طیب ہستی سے جاملیں جس کی فطرت خالص اور اصل شریف ہے۔

(السیرۃ النبویۃ" لابن ہشام الجزء الرابع ص 182 دار التوفیقۃ" للطباعۃ" بالازہر)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد محمود صاحب

ہومیو پیتھک ڈاکٹر بنیں

میٹرک یا اس سے زائد عام نوعیت کی تعلیم کے حصول کے بعد جو اہم مرحلہ طالب علموں کو درپیش ہوتا ہے۔ وہ پیشہ وارانہ راہنمائی اور اس سے متعلقہ تعلیم کے حصول کے بارے میں معلومات کا ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد پر انہوں نے اپنے مستقبل کی راہیں متعین کرنا ہوتی ہیں۔ اگر اس موقع پر مناسب اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیا جائے تو آئندہ عملی زندگی میں کامیابی کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اچھا اور مناسب فیصلہ تبھی ممکن ہے اگر طالب علموں اور ان کے والدین کے سامنے مختلف نوعیت کی پیشہ وارانہ تعلیم اور اس سے متعلق تعلیمی اداروں کے بارے میں مکمل معلومات ہوں۔

عام نوعیت کی تعلیم کے حصول کے بعد پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد زیادہ تر مستقبل میں اختیار کئے جانے والے متوقع پیشے یا شعبہ سے ہوتا ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ عام نوعیت کی تعلیم کے حامل افراد کے لئے سرکاری ونجی شعبوں میں ملازمت کے مواقع کم ہوتے جا رہے ہیں۔ سرکاری شعبے میں تو پہلے سے موجود ملازمین کی ڈاؤن سائزنگ کی جا رہی ہے۔ جبکہ پرائیویٹ شعبوں میں بھی صنعتی و تجارتی سرگرمیوں میں تنزلی کی وجہ سے ملازمتوں کے مواقع کم ہو رہے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان میں بے روزگار افراد کی تعداد میں ہر سال دس لاکھ افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ ملازمتوں کے مواقع اس کے مقابلے میں صرف دس فی صد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پڑھے لکھے افراد مختلف نوعیت کی ذہنی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

ان حالات میں یہی ایک راستہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میٹرک پاس یا اس سے زائد تعلیم یافتہ افراد پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کریں جس کی تکمیل کے بعد ان کو نہ صرف سرکاری و غیر سرکاری شعبوں میں ملازمت کے مواقع حاصل ہوں بلکہ بوقت ضرورت خود روزگاری (Self Employment) کی گنجائش بھی موجود رہے۔ حکومت پاکستان بھی اسی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور اسی ضرورت کے پیش نظر ہر سال پیشہ وارانہ تعلیم کے متعلق اداروں پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہے۔

اگر ملک میں موجود پیشہ ورانہ تعلیم کا موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کچھ ڈپلومہ یا ڈگری کے حامل افراد کے لئے سرکاری و غیر سرکاری ملازمت کے مواقع کسی حد تک تو موجود ہیں لیکن ان کی عدم دستیابی کی صورت میں اسی ڈگری یا ڈپلومہ کی بنیاد پر خود روزگاری کی گنجائش نہیں بنتی۔

آئیے ہم آپ کو ایسی پیشہ ورانہ تعلیم کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں جس کے حصول کے بعد نہ صرف آپ سرکاری و غیر سرکاری شعبوں میں باعزت ملازمت اختیار کر سکتے ہیں۔ بلکہ اگر چاہیں تو خود روزگاری کو بھی اپنا سکتے ہیں اور وہ ہے۔

چار سالہ ہومیو پیتھک ڈپلومہ کورس

اس کورس کو عام طور پر ڈی ایچ ایم ایس بھی کہا جاتا ہے۔ اس کورس کی تکمیل کے بعد آپ کو سرکاری ہسپتالوں میں بطور ہومیو پیتھک میڈیکل آفیسر گریڈ 15 کی ملازمت کے مواقع ملتے ہیں۔ اور نیم سرکاری و پرائیویٹ اداروں کی طرف سے قائم کردہ ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں میں بھی بطور ہومیو پیتھک ڈاکٹر خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور اگر آپ ملازمت نہ کرنا چاہیں تو بطور ہومیو پیتھک ڈاکٹر، پرائیویٹ کلینک بنا کر باعزت اور پروقار طور پر روزی کما سکتے ہیں۔

آج کل آپ اخبارات میں مختلف کالجوں کے اشتہارات دیکھتے ہیں۔

خاکسار یہ واضح کر دینا چاہتا ہے کہ ایسا کوئی کورس جو وزارت صحت یا حکومت پاکستان کی طرف سے منظور شدہ نہیں ایسا کورس کرنے کے بعد آپ قانوناً پریکٹس کے مجاز نہیں ہوتے۔ لہذا ایسے کورسز اور اشتہارات پر توجہ دے کر اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ ضائع نہ کریں۔

اس سلسلے میں یہ تسلی کر لیں کہ کالج وزارت صحت نیشنل کونسل فار ہومیو پیتھی اور حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے کہ نہیں۔ اس کا آسان حل یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے کسی پرانے اچھی شہرت کے حامل ہومیو پیتھ سے اس کالج کے بارہ میں مشورہ کر لیں۔ جس کالج سے چند کلاسز D.H.M.S کو الیفائی کر چکی ہوں۔ اس کو ترجیح دیں۔ جو کالج نیا بنا ہو اور اس سے ابھی تک کسی کلاس نے کوالیفائی نہ کیا ہو۔ اس میں داخلہ نہ لیں۔ کیونکہ عموماً لوگ کالج شروع کر لیتے ہیں اور داخلے بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن حکومت اور وزارت صحت سے منظوری کی کوشش بعد میں شروع کرتے ہیں۔ جو کہ ہر کیس میں یقینی نہیں ہوتی۔ لہذا اچھی ساکھ والے کالج میں داخلہ لینا چاہئے۔ جو چار سالہ کورس D.H.M.S کرواتا ہو۔ اور حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہو۔ اگر اس کالج کی نیشنل کونسل فار ہومیو پیتھی پاکستان سے منظوری کے متعلق مزید یقین دہانی کی ضرورت ہو تو نیچے دیئے ہوئے پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے:۔

"نیشنل کونسل فار ہومیو پیتھی
گورنمنٹ آف پاکستان C-80/A
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

جس طرف خلیفہ وقت کی انگلی اشارہ کر رہی ہو وہاں برکتیں ہی برکتیں ہوتی ہیں۔ ایک اچھا پروفیشنل ہومیو پیتھ نہایت ہی بہتر خادم خلق بن سکتا ہے۔ ہماری جماعتی تاریخ بتاتی ہے کہ ہمارے طبیب 'ڈاکٹر' ہومیو پیتھ لاکھوں جسموں کو شفا دینے کے ساتھ ساتھ لاکھوں دلوں کو بھی موم کرنے والے تھے۔

خاکسار کو اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ جس قدر خلیفۃ المسیح نے اس طرف توجہ دلائی ہے اس کے مطابق ہم ابھی تک ہومیو پیتھی پر توجہ نہیں دے پائے۔ خدا کرے ہم خلیفہ وقت کی امیدوں پر پورا اترنے والے ہوں۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(ترجمہ) از ڈیلی میل۔ لندن 16۔ جون 1999ء — مرسلہ۔ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب لندن

کانٹوں سے ٹیورن کفن کے اصل ماخذ کا تعین ہو گیا

سائنس دانوں کو نئے ثبوت ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیورن کفن یقینی طور پر ارض مقدس میں تیار ہوا۔ یہ دعویٰ انہوں نے کپڑے پر موجود پولن (Pollen) کے ٹیسٹ اور کانٹوں اور پتوں کے پرنٹ کے تجزیہ کے بعد کل کیا۔

لاکھوں معتقدین کے نزدیک یہ کپڑا اس لئے مقدس ہے کہ اس میں واقعہ صلیب کے بعد مسیح کو لپیٹا گیا۔ اس کپڑے پر ایسے شخص کے سامنے اور پیچھے کے نشان موجود ہیں جس کے سر پر کانٹے تھے۔ پتوں کے نشان بھی تصویر پر ملتے ہیں۔

نباتاتی سائنس کے پروفیسر آوی نوم ڈانن کے مطابق ایک نشان تو Bean Caper پودے کا ہے جو صرف اسرائیل اردن اور مصر میں پیدا ہوتا ہے۔ یروشلم کی عبرانی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈانن نے کہا ہے "ہمارے نتائج کے مطابق قطعی طور پر ممکن ہے کہ یہ کفن دنیا کے اسی خطہ میں تیار ہوا۔" دو دوسرے نشانات میں سے ایک تو پہاڑی گلاب کا ہے جو مشرق وسطی میں ہر جگہ پایا جاتا ہے اور دوسرا Goundella Tournefortii Tumbleweed کا ہے ان دو سے ہی کانٹوں کا تاج تیار کیا گیا۔ Bean Caper اور Tumbleweed کے پولن کے ذرات جناب یوری باروخ کو بھی ملے تھے جو اسرائیل کے مقتدرہ آثار قدیمہ سے منسلک ہیں۔

یہ کپڑا چودھویں صدی میں کوئی صلیبی جنگجو فرانس لے کر آیا تھا اور 1578ء میں اسے ٹیورن اٹلی کے ایک کیتھڈرل میں تبرک کے طور پر رکھا گیا۔

ڈانن اور باروخ دونوں نے کفن کے حقیقی ہونے کے بارے میں رائے دینے سے احتراز کیا۔ ڈانن نے یہ ضرور کہا کہ اگر تو کفن حقیقی ہے تو ممکن ہے پھول کسی کھیت سے تازہ حاصل کئے گئے۔ ان کی بعض اقسام موسم بہار میں یروشلم کے کسی بازار میں بھی دستیاب ہوں گی۔ ان نتائج سے شک کرنے والوں کی تسلی پھر بھی شاید نہ ہو۔ وہ یہ مانتے ہیں کہ یہ کفن شاید ارض مقدس سے ہی آیا ہو لیکن یہ جعلی ہے اور 700 سال سے زیادہ پرانا نہیں۔ کاربن ٹیسٹ جن سے کسی چیز کی عمر کا تعین کیا جاتا ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کپڑا واقعہ صلیب سے ایک ہزار سال سے زائد بعد کا ہے۔ یعنی تیرھویں یا چودھویں صدی کا۔ لیکن بعض کا خیال ہے کہ کاربن ٹیسٹ شک و شبہ سے بالا نہ تھے۔

کفن کے نشانات سے پیٹھ پر زخموں اور کولہوں پر خراشوں کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ لیکن ایکسپرٹ یہ وضاحت نہیں کر سکے کہ زمانہ وسطیٰ کے کاریگروں نے کفن پر ایک باریش مرد کی نیگیٹو تصویر کیسے اتار لی۔

اسرائیل کے ماہر آثار قدیمہ آموس کلونز کا کہنا ہے کہ یسوع کے زمانہ کا کوئی بھی کپڑا خطہ بحیرہ روم میں اب تک باقی نہیں۔ سوائے ریگستانی علاقوں میں۔ کیونکہ آب و ہوا مرطوب ہونے کے باعث کپڑا دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔

آثار قدیمہ کے دوسرے ماہرین کا کہنا ہے کہ پہلی صدی عیسوی کے یہود اپنے مردوں کو کفن میں لپیٹتے وقت چہرہ ننگا رکھتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ٹیورن کفن جعلی ہے جسے کسی ایسے شخص نے تیار کیا جو یہود کی پرانی روایات سے واقف نہ تھا۔

اس سال کے شروع میں اس کفن کی ایک ایسے بکس میں نمائش کی گئی جس پر گولی اثر نہ کر سکتی تھی۔ اب اس کی نمائش 2000ء میں ہزار سالہ تقریبات کے موقعہ پر ہوگی۔ پوپ جان پال دوم گزشتہ ماہ اس کپڑے کے پاس مودبانہ دعا کی حالت میں بیٹھے۔ انہوں نے سائنس دانوں کو اس پر مزید تجربات کرنے کے لئے کہا۔

(ترجمہ۔ کیپٹن شمیم احمد خالد
خلافت لائبریری ترجمہ سیل)

اک ہیں جو پاک بندے اک ہیں دلوں کے گندے
جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بد زبانی
تقویٰ کی جڑھ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک عالم

ابن اقبال

سربیا۔ تاریخ و جغرافیہ

1918ء میں سربوں۔ کروٹوں اور سلوونیز بولنے والے لوگوں کے علاقوں کو ملا کر ایک ملک تشکیل دیا گیا جس کا نام 1929ء میں یوگوسلاویہ رکھا گیا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد مارشل ٹیٹو نے یوگوسلاویہ فیڈرل ری پبلک قائم کی جس کا دستور کمیونسٹ طرز کا تھا۔ 1953ء میں دستور میں مختلف علاقوں کیلئے خود مختاری کا اصول تسلیم کیا گیا۔ 1989ء میں یوگوسلاویہ کے مسلمان اکثریت والے صوبہ کسووو میں نسلی فسادات شروع ہو گئے۔ جن کی وجہ یہ تھی کہ سربوں نے کسووو کا حق خود اختیاری ختم کرنے کی کوشش کی۔ 1991ء میں اسی اصول کے تحت سلوانیا اور کروشیا نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں فیڈرل اور ریپبلک فوجوں میں جنگ چھڑ گئی۔ اس کے بعد بوسنیا اور مقدونیہ نے بھی اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اس پر سربیا اور مانٹے نیگرو نے نئے ملک کے قائم کرنے کا اعلان کیا جس کا نام نیو فیڈرل ریپبلک آف یوگوسلاویہ رکھا گیا لیکن دنیا کے باقی ممالک نے اس نئے ملک کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ اس نئے ملک کے خلاف بین المملکتی پابندیاں عائد کر دیں۔ یوگوسلاویہ کے مختلف علاقوں اور نسلوں کے لوگوں میں خانہ جنگی جاری رہی۔ دریں اثناء مقدونیہ کی آزادی کو بھی تسلیم کر لیا گیا۔

یوگوسلاویہ کا صوبہ

سربیا بلقان کے علاقہ میں واقع یوگوسلاویہ کا ایک صوبہ تھا۔ اس میں یوگوسلاویہ کا سب سے بڑا نسلی گروپ سرب آباد تھا جو کہ زیادہ تر اسی صوبہ میں مجتمع تھا لیکن سرب نسل کے لوگوں کا ایک حصہ بوسنیا اور کروشیا میں بھی پایا جاتا تھا۔ یوگوسلاویہ کے صوبوں میں کسووو اور ووجوڈینا بھی شامل ہیں۔ اس کا دارالحکومت بلگریڈ ہے۔ ملک کا رقبہ 88,400 مربع کلومیٹر اور اس کی آبادی 1986ء کی مردم شماری کے مطابق 9660000 تھی۔ جو کہ اب بڑھ کر یقیناً ایک کروڑ سے زیادہ ہو چکی ہوگی۔

سربوں کا ہیرو سٹیفن دوشان تھا جس نے 14 ویں صدی عیسوی میں تمام بلقان کو زیر نگین کر کے سربوں کی سلطنت قائم کی۔

آزاد حکومت

1389ء میں ترکوں نے سربوں کو کسووو کی جنگ میں شکست دے کر سربیا کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور اس علاقے پر تقریباً پانچ سو سال حکومت کی۔ اس کے بعد ترک سلطنت کمزور پڑ گئی اور سربیا کو ایک آزاد حکومت تسلیم کر لیا گیا۔ 13-1912ء کی بلقان جنگوں کے نتیجہ میں سربیا کے زیر اثر علاقہ اور زیادہ بڑھ گیا۔ 1914ء میں سربیا کو ایک دفعہ پھر تاخت و تاراج کیا گیا اور 1918ء تک یہی صورت حالات رہی۔ 1918ء میں جرمنی کی شکست کے بعد سربوں، کروٹوں اور سلوونیز کی ایک نئی حکومت قائم ہوئی جس کا مرکز سربیا تھا اور جس کا دارالحکومت بلگریڈ تھا۔ 1929ء میں اس کا نیا نام یوگوسلاویہ رکھا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران سربیا اتحادیوں کا ساتھی تھا اس لئے جرمنی نے اس پر قبضہ کر لیا اور ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کر دی۔

یوگوسلاویہ کی شکست و ریخت

90-1989ء میں ایک دفعہ پھر یوگوسلاویہ کی شکست و ریخت شروع ہو گئی۔ اور بوسنیا، سلوانیا اور کروشیا نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ سربیا نے اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں کسووو بھی اپنی آزادی کا اعلان نہ کر دے اس صوبہ کے حق خود اختیاری کو ختم کر دیا اور اس طرح 1990ء میں کسووو کو اپنا ایک صوبہ قرار دیا۔ اس کے بعد سربیا کے صدر سلوبوڈان مائیلو سیوک نے یوگوسلاویہ کے دیگر صوبوں کروشیا، سلوانیا اور بوسنیا پر حملے شروع کر دئے تاکہ ان کو بھی زبردستی سربیا کا حصہ بنایا جا سکے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ 1992ء میں یوروپین یونین اور امریکہ کے بوسنیا، کروشیا اور سلوانیا کو آزاد ممالک تسلیم کرنے پر سربیا نے اپنے آپ کو یوگوسلاویہ کے جانشین کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا لیکن اس کی یہ چال بھی کامیاب نہ ہو سکی اور امریکہ اور یوروپین یونین نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اس طرح سربیا بھی یوگوسلاویہ میں شامل صوبوں میں سے ایک صوبہ یا آزاد مملکت بنا۔

جغرافیائی حالات

سربیا کے شمال میں ڈینیوب کے زرخیز میدان ہیں اور جنوب کا علاقہ پہاڑی ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک زرعی ملک ہے زیادہ تر گندم، مکئی اور سن کی کاشت کی جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں بھیڑ بکری اور دیگر جانور پالے جاتے ہیں۔ ملک کا کافی حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ معدنیات میں کوئلہ، لوہا اور سیسہ پائے جاتے ہیں۔

سربوں کی زبان تقریباً وہی ہے جو کروٹس کی ہے اور اسی لئے اس کو سربو کروشن کہا جاتا ہے۔ اس زبان کو بولنے والوں کی تعداد ایک کروڑ ستر لاکھ بتائی جاتی ہے لیکن اس زبان کو بولنے والوں میں سربوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زمین کی محوری گردش

ستاروں اور زمین کی حرکت سے متعلق ایک فرانسیسی طبعیات دان جین فوکالٹ (68-1819) نے ایک مشین جیروسکوپ (Gyroscope) ایجاد کی۔ اس مشین سے زمین کی محوری گردش معلوم ہو جاتی ہے۔

سید ظہور احمد شاہ صاحب

ماخوذ

گندم کی کاشت

پاکستان میں گندم کا سبز انقلاب جنوبی ایشیا میں 1960ء کے دہاکے میں سب سے پہلے آیا جس کی وجہ 1960ء کے شروع میں میکسیکو سے لائے گئے بیج میکسی پاک کی کاشت تھا۔ اس کی فی ہیکٹر پیداوار بہت زیادہ تھی یہ نہ گرتی ہے اور نہ ہی اس پر کنگی کا حملہ ہوتا ہے۔ اس کے بونے سے گندم کی فی ہیکٹر پیداوار بہت بڑھ گئی۔ اور پاکستان کے اس سبز انقلاب پر تمام ممالک بہت حیران ہوئے۔ یہ صدر ایوب کا دور تھا۔ اس کے بعد گندم کی فی ہیکٹر پیداوار بڑھتی رہی۔ لیکن 1980ء میں ہماری یہ ترقی منجمد ہو کر رہ گئی۔ اور کم ہونی شروع ہو گئی۔ اس وقت دوسرے ممالک کے مقابلہ میں ہمارے ملک کی فی ہیکٹر پیداوار بہت کم ہے۔ جبکہ کئی ایک ممالک کی پیداوار ہم سے دگنی یا اس سے بھی زیادہ ہے۔

دراصل ہمارے طریقہ ہائے کاشت میں بہت ساری خامیاں ہیں جن کو دور کر کے ہم فی ہیکٹر پیداوار دگنی کر سکتے ہیں۔

ان خامیوں میں سب سے بڑی خامی گندم کی کاشت میں تاخیر ہے۔ گندم کی کاشت میں تاخیر اس لئے کی جاتی ہے کہ اس کو اکثر کپاس اور دھان کی فصلوں کے بعد کاشت کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے پرانے طریقہ ہائے کاشت استعمال کئے جاتے ہیں حالانکہ اب ہمارے پاس ایسے طریقے موجود ہیں جن کے استعمال سے گندم کو کھڑی کپاس اور دھان کے وڈھ وتر میں بویا جا سکتا ہے۔ لیکن اکثر زمینداروں کو ان طریقوں کا یا تو علم نہیں یا وہ بوجوہ ان کا استعمال نہیں کر پاتے۔ اور اس معمولی غلطی کی وجہ سے بلاوجہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

معیاری بیج استعمال نہ کرنا بھی بہت بڑی غلطی ہے۔ زمیندار اگر اس سلسلے میں جلد ہی کوشش شروع کر دیں تو معیاری بیج حاصل ہو سکتا ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کاشتکاروں کو خود اچھا بیج تیار کرنا سیکھنا چاہئے۔ ویسے حکومت کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اچھا اور معیاری بیج پیدا کرے اور کاشتکاروں میں مناسب وقت پر تقسیم کرے تاکہ ملکی پیداوار کو بڑھایا جا سکے۔

گندم کے لئے شرح بیج کم از کم 60 کلوگرام رکھنی چاہئے تاکہ زمین کی اچھی تیاری اگر نہ بھی ہوئی ہو تو اس کا مداوا ہو سکے۔ اور پودوں کی پوری تعداد حاصل ہو سکے۔ ہر فصل کی یہ بنیادی ضرورت ہے کہ پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے پودوں کی تعداد پوری رکھی جائے ورنہ پودوں کی کم تعداد کے مطابق پیداوار کم ہو جائے گی حالانکہ شرح بیج میں صرف بیس کلو اضافے سے فصل کی پوری پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

بیج ہمیشہ لائنوں میں ڈرل۔ پورا یا کیرا سے بونا چاہئے۔ فصل کی بجائی چھٹہ سے ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ قطاروں میں لگانے سے بیج کی صلاحیت بہتر ہو جاتی ہے۔ پودوں کی تعداد کھیت میں پوری ہوتی ہے اور جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

کھادوں کو بھی چھٹہ کی بجائے بذریعہ ڈرل لائنوں میں ڈالا جائے۔ ایسا کرنے سے کھادیں کم استعمال ہوں گی اور ضائع نہیں ہوں گی۔ اور زیادہ مؤثر ہو جائیں گی۔

اچھی فصل حاصل کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی از حد ضروری ہوتی ہے۔ زمین کی تیاری کا وقت جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے بہترین ہوتا ہے۔ آپ جتنی دفعہ ہل چلائیں گے۔ اتنی ہی زیادہ جڑی بوٹیاں خود بخود تلف ہوتی رہیں گی۔ اس کے بعد پہلے اور دوسرے پانی کے بعد بارہیرو اور ترپھالی کا استعمال بہت کارآمد رہتا ہے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے زرعی زہروں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ان کے استعمال سے زمین، پانی اور ماحول خراب ہوتا ہے اور یہ مستقل خرابی کا باعث بن جاتی ہیں اس کے علاوہ ان پر خرچہ بھی زائد ہوتا ہے جبکہ ان کی بجائے ہل، بارہیرو اور ترپھالی کے استعمال پر کسی قسم کا خرچ نہیں ہوتا۔

پانی کو بروقت اور مناسب مقدار میں لگانا چاہئے۔

بیج اگر سرکاری ذرائع سے حاصل کیا جائے تو اس کو عموماً کیڑے مار زہر لگی ہوتی ہے لیکن اس کے متعلق بیج والے ادارے سے مزید استفسار کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا ہو تو خود اس کو زہر لگا لینی چاہئے۔ اس کے لئے روٹری سیڈ ڈرل یا اس کی جگہ ڈرم میں دوائی ڈال کر اس کو ڈرل کی بجائے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر یہ بھی مہیا نہ ہو سکے تو کھاد والا پلاسٹک کا تھیلہ لے لیں اور اس میں 3/4 حصہ بیج بھر کر مناسب مقدار میں تجویز کردہ دوائی ڈال کر خوب ہلائیں اس سے زہر تمام دانوں پر لگ جائے گی۔ اور یہ بیج بجائی کے قابل ہو جائے گا۔

یوں تو پنجاب کا 80 فی صد اور پاکستان کا 60 فی صد قابل کاشت رقبہ کلراٹھا ہے ان زمینوں میں جپسم کی مناسب مقدار کھادوں کے ساتھ استعمال کرنے سے گندم کی پیداوار بڑھائی جا سکتی ہے لیکن اگر زمین کلراٹھی نہ بھی ہو تو پھر بھی جپسم کا استعمال فائدہ مند رہتا ہے اور پیداوار میں اضافے کا موجب ہوتا ہے۔

غرضیکہ اگر ان ہدایات پر عمل کیا جائے اور ان خامیوں کو دور کیا جائے تو گندم کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے جس سے نہ صرف خود زمیندار کو بلکہ ملک کو بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

محترم مولوی انور حسین ابڑو صاحب کی وفات

○ محترم مولوی محمد انور ابڑو صاحب سابق امیر ضلع لاڑکانہ بعمر 80 سال وفات پاگئے ہیں۔ آپ ابڑو خاندان کے سربراہ تھے۔ 20 سال کی عمر میں احمدی ہوئے۔ ایام شباب سے لے کر تادم وفات مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کو بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ انور آباد۔ قائد ضلع لاڑکانہ، نائب امیر اور امیر ضلع لاڑکانہ کے طور پر خدمات دینیہ کی توفیق ملی۔ آپ کے دور میں مجلس انور آباد ضلع لاڑکانہ نے علم "انعامی" حاصل کیا۔

آپ نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ 6 بیٹے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم انور حسین ابڑو صاحب نے راہ مولا میں قربان ہونے کی سعادت پائی۔ آپ کی وفات سے چندروز قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی منظوری بطور امیر ضلع عطا فرمائی۔ لیکن اس کی اطلاع ملنے سے قبل ہی آپ اپنے مولا کو پیارے ہو گئے۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم غازی نذیر احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ مسرت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد یونس صاحب نصیر آباد ربوہ کا چھت پر سے گرنے کی وجہ سے دونوں ٹانگوں میں فریکچر ہو گیا ہے نیز ریڑھ کی ہڈی بھی متاثر ہوئی ہے۔ عزیز فاطمہ ٹرسٹ فیصل آباد میں زیر علاج رہنے کے بعد اب نصیر آباد ربوہ منتقل ہو چکی ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مکمل شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم جمیل احمد صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کی والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ رکھا صاحب (بجلی والے) مقیم جرمنی کی آنکھ کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ شناختی کارڈ

○ ایک عدد شناختی کارڈ کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں۔

(صدر عمومی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مقصود رضا صاحب کو جاپان میں مورخہ 99-9-28 بروز منگل پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مبرور احمد عطا فرمایا ہے عزیز نومولود مکرم محمد احمد قمر سنوری صاحب سیالکوٹ کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

اعلان داخلہ

○ نیشنل کالج آف آرٹس (N C A) لاہور نے ایم اے آنرز (Visual ART) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ پروگرام کا دورانیہ 2 سال ہے۔ تعلیمی قابلیت میں گریجویٹ ہونا لازمی ہے اور اس کے ساتھ فائن آرٹس۔ Visual آرٹس۔ آرکیٹکچر۔ ڈیزائن میں سے کسی کا پڑھا ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم 100 روپے کے عوض آفس واقع لاہور اور انڈس سکول آف آرکیٹکچر واقع کلفٹن کراچی سے دستیاب ہیں۔

N C A لاہور میں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم دسمبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم احمد علی سراج صاحب گلشن پارک لاہور مورخہ 25۔ اکتوبر 1999ء دوپہر ساڑھے تین بجے وفات پاگئے۔ اسی دن رات گیارہ بجے مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم مکرم منور علی شاہد ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ کے والد محترم تھے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو پاکستان یا بیرون پاکستان اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہوں اور ماسٹرز۔ ڈاکٹریٹ۔ پوسٹ ڈاکٹریٹ پروگرام میں رجسٹرڈ ہوں۔ وہ پروگرام مکمل ہونے کے بعد اپنے مقالہ / Thesis کی ایک کاپی (مکمل) یا Abstract نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ 35460 کو بھی ارسال کریں تاکہ دوران سال رابطہ کرنے والے طلباء و طالبات ان سے استفادہ کر سکیں۔ (نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روسی فوج کی گروزنی پر بمباری

روسی فوج کا دعویٰ ہے کہ اس نے چیچنیا کے اردگرد تمام اہم چوٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے اور اس نے گروزنی کے شمالی مغربی علاقوں اور ہوائی اڈے پر زبردست گولہ باری شروع کر دی ہے۔ جس سے گروزنی میں چیچن حریت پسندوں کے اسلحہ کے دو ذخیرے تباہ ہو گئے ہیں۔ ان ذخیروں میں بڑی تعداد میں میزائل اور دیگر بھاری اسلحہ جمع کیا گیا تھا۔ جبکہ چیچن فورسز کا کہنا ہے کہ شہر کے مغرب میں روسی فوج اور مجاہدین کے درمیان شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ لیکن شہر میں خوراک اور ادویات کی کمی کے باعث لوگوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

اسرائیل اور فلسطین کے سربراہوں کی کلنٹن سے ملاقات

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اوسلو میں یاسر عرفات اور اسرائیل کے وزیراعظم بارک سے علیحدگی میں باتیں کیں جس کے بعد کلنٹن نے اسرائیل اور فلسطین کے سربراہوں پر زور دیا کہ وہ دونوں مشرق وسطیٰ امن معاہدے پر فوری عملدرآمد کریں۔ جس کے جواب میں عرفات اور بارک نے یقین دلایا کہ وہ فروری 2000ء تک اپنے لائحہ عمل کا اعلان کر دیں گے۔

امریکی میزائل منصوبہ

روس کے صدر یلسن نے امریکہ کے صدر بل کلنٹن کو ایک خط میں متنبہ کیا ہے کہ امریکی میزائل منصوبہ ہتھیاروں پر بین الاقوامی کنٹرول کے لئے خطرناک ثابت ہوگا۔ جس کے جواب میں صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ میں اس خط کے متعلق سنجیدہ ہوں اور اس خط کا جواب ضرور دیا جائے گا۔ بی بی سی کے مطابق میزائلوں کا دفاعی نظام نصب کرنے کے لئے امریکہ کو روس کے ساتھ ازسرنو مذاکرات کرنے پڑیں گے۔

آسام بھارت میں علیحدگی پسندوں کا حملہ

بھارت کی ریاست آسام میں علیحدگی پسندوں نے تین پولیس اہلکاروں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ کے کارکنوں نے گشت پر مامور ایک پولیس پارٹی پر اچانک حملہ کر دیا۔ اور تین پولیس والوں کو موقعہ پر ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر کے ہلاک کر دیا۔ حملہ میں ایک جج اور دیگر اہلکار زندہ بچ گئے۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی کارروائی

کشمیری مجاہدین نے بھارتی فوج پر حملہ کر کے ایک صوبیدار سمیت چھ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے مجاہدین نے ضلع کپواڑہ کے علاقہ کیرن کی شاہراہ پر بارودی سرنگ لگا رکھی تھی۔ جب بھارتی فوج کی ایک گاڑی اس سرنگ کے قریب پہنچی تو اسکو ریموٹ کنٹرول سے اڑا دیا گیا جس سے 6 بھارتی ہلاک ہو گئے۔

اسامہ بن لادن کے متعلق سعودی عرب کا بیان

واشنگٹن میں ایک پریس کانفرنس میں سعودی وزیر دفاع شہزادہ سلطان نے کہا ہے کہ افغانستان کا اپنا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو امریکہ یا کسی دوسرے ملک کے حوالے کر دے انہوں نے کہا اسامہ بن لادن سعودی عرب کا غدار ہے۔ بہتر ہے کہ افغانستان اسے امریکہ کے حوالے کر دے انہوں نے کہا کہ اسامہ بن لادن کی شہریت اسکی غداری کی وجہ سے منسوخ کی گئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پر دہشت گردی کا مقدمہ چلنا چاہئے۔ اسامہ بن لادن نے ایسے کام کئے جس سے ملت کو نقصان پہنچا۔ اور افغانستان کو بھی اس کے پناہ دینے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

پوپ کا دورہ بھارت

بھارت میں ہندوؤں کی تنظیم وشوا ہندو پریشد نے یہ الزام لگایا ہے کہ عیسائی تنظیمیں اپنے مذہب کو فروغ دینے میں لگی ہوئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پوپ کے دورہ بھارت کے کوئی خفیہ مقاصد ہیں۔ دراصل انتہا پسند ہندو تنظیموں اور عیسائیوں کے درمیان پوپ کا دورہ تنازعہ کی صورت اختیار کر گیا ہے اور اس میں روز بروز شدت آتی جا رہی ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک صورت حال بہار میں ہے۔ یاد رہے کہ پوپ جان پال کے دورہ بھارت میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔

عراق پر پابندیاں

اقوام متحدہ میں امریکی نمائندہ رچرڈ ہالبروک نے کہا کہ عراق پر پابندیاں اٹھانے کے مسئلے پر اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل جلد کوئی نہ کوئی فیصلہ کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ عراق پر پابندیاں اٹھانے کا مسئلہ شدت اختیار کر چکا ہے۔ یاد رہے کہ عراق پر پابندیاں گذشتہ دس سال سے عائد ہیں امریکی سفیر نے امید ظاہر کی کہ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل عراق پر پابندیاں اٹھانے کے متعلق جلد ہی کوئی فیصلہ کر دے گی۔

اقوام متحدہ کی تازہ رپورٹ

اقوام متحدہ کی ایک تازہ رپورٹ میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا میں حکومتیں غریبوں سے ٹیکس لے کر امیروں کو نوازنے کا مکروہ عمل کر رہی ہیں۔ بھارت، پاکستان، بھوٹان، بنگلہ دیش اور نیپال میں اقتصادی مسائل کی ایک بڑی وجہ سیاسی کرپشن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 4 نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 5 نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-18
ہفتہ 6۔ نومبر۔ طلوع فجر۔ 5-03
ہفتہ 6۔ نومبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-26

17۔نومبر سے کریک ڈاؤن ہوگا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ گھڑی ٹک ٹک کر رہی ہے 17۔ نومبر سے کریک ڈاؤن شروع ہوگا۔ قرض نادہندگان اور قومی دولت لوٹنے والوں کو 16۔ نومبر کی ڈیڈ لائن سنجیدگی سے لینی چاہئے۔ وہ یہ نہ سوچیں کہ ہمارے عزم میں کوئی کمی ہے۔ وہ 17۔ نومبر کو فوری کارروائی دیکھیں گے۔ انہیں جیلوں میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ پاکستان کی سب سے بڑی خبررساں ایجنسی اے پی پی سے ایک پینل انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ہم فہرستیں بنا رہے ہیں کہ پہلے کسے پکڑا جائے۔ ایک ہی ہلے میں سارے لوگ نہیں پکڑے جاسکتے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے کیونکہ ہمارے عزائم نیک ہیں۔

ریفرنڈم سے ہماری توجہ بٹ جائے گی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ ریفرنڈم ہوا تو ہم ہی جیتیں گے بے چاری قوم کے پاس اس کے سوا کوئی چوائس ہی نہیں لیکن اس سے ہماری توجہ بٹ جائے گی۔ تاہم ریفرنڈم کے بارے میں ابھی فیصلہ نہیں کیا۔ یہ فیصلہ نیشنل سیکیورٹی کونسل ہی کرے گی۔ سیاستدانوں نے دیہات کے عوام کو بسوں پر لانے اور دیگیں کھلانے کی عادت ڈال دی ہے ہم انہیں ریفرنڈم میں ووٹ ڈلوانے کے لئے کیسے لائیں گے۔

انتخابی اصلاحات کا جائزہ

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ انتخابی اصلاحات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ہم نہیں چاہتے کہ ووٹنگ میں پہلے والے چہرے لئے جائیں۔ اس لئے سیکیورٹی کونسل اور تھنک ٹینک اہل لوگوں کے بارے میں رائے دیں۔

سلامتی کونسل مستقل حصہ

جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ قومی سلامتی کونسل کو نظام کا مستقل حصہ بنانے کا معاملہ آئینی کمیشن پر چھوڑتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں جمہوریت کی بحالی کا ٹائم فریم دوں تو کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جائے گا۔ حکومتی مشینری معطل ہو کر رہ جاتی ہے۔ ایسی تاریخ نہیں دینا چاہتا جس پر عمل نہ ہوسکے۔

اضلاع خودمختار ادارے ہونے چاہئیں

جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ ہم اضلاع کو خودمختار اداروں میں بدلنا چاہتے ہیں ایس ایس پی اور ڈی سی کا رول متعین ہونا چاہئے۔ برٹش دور گزر گیا۔ اب حکومتی اداروں کو عوام کا محکوم ہونا چاہئے۔

اسلام کے بارے میں

چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ میں پکا مسلمان ہوں۔ پاکستان اسلامی ریاست ہے۔ لیکن تنگ نظر خیالات سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں صرف ان کا نظریہ صحیح ہے۔

جنرل سیلز ٹیکس نافذ کردیا گیا

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے اعلان کیا ہے کہ جنرل سیلز ٹیکس نافذ کردیا گیا ہے۔ وصولی کے لئے فوج طلب کی جاسکے گی۔ انہوں نے کہا کہ سروسز اور پرچون سمیت تمام شعبوں پر جنرل سیلز ٹیکس کے نفاذ کے فیصلے پر 15۔ روز میں صحیح معنوں میں عمل شروع ہو جائے گا۔ ماضی کی طرح کی صورت حال نہیں ہوگی۔ تاہم واپڈا نے بجلی پر جی ایس ٹی لگانے سے انکار کر دیا ہے۔ وزیر خزانہ کے اس پہلے فیصلے کی رو سے ڈاکٹرز' انجینئرز اور دوسرے پیشوں پر بھی سیلز ٹیکس نافذ ہوگا۔ سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی کی جگہ سیلز ٹیکس لے لے گا۔

نواز حکومت بحال کی جائے

لاہور ہائی کورٹ میں پاکستان لائرز فورم نامی وکیلوں کی ایک تنظیم کی طرف سے اتفاق گروپ کے وکیل اے کے ڈوگر نے فوجی اقتدار کو چیلنج کرنے اور نواز حکومت بحال کرنے کے لئے ایک آئینی درخواست داخل کردی ہے۔

سینٹ اور اسمبلیاں بحال کی جائیں

سپریم کورٹ میں اقبال حیدر نامی ایک شخص نے درخواست دائر کی ہے کہ سینٹ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو بحال کیا جائے۔ گورنروں کا پی سی او کے تحت حلف غیر آئینی ہے۔

پتہ نہیں کیا عزائم ہیں

مسلم لیگ کے سرکردہ رہنما اور سابق وزیر راجہ ظفرالحق نے کہا ہے کہ پتہ نہیں فوجی حکومت کے کیا عزائم ہیں۔ ملک میں چوتھا مارشل لاء لگایا گیا ہے۔ آئین کو چھیڑا گیا تو مسائل میں اضافہ ہو جائے گا۔ 7 نکاتی ایجنڈے پر عمل درآمد کے لئے انہیں 52 برس چاہئیں۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتقام نہیں ہونا چاہئے۔

انصاف کی توقع نہیں

معزول وزیراعظم نواز شریف کے صاحبزادے حسن نواز نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میرے والد جنرل مشرف کی تحویل میں ہیں۔ انصاف کی توقع نہیں۔ میرے والد پر مقدمہ فوجی عدالت کی بجائے سول عدالت میں چلایا جائے۔

گندم کی قیمت میں اضافہ

حکومت نے فوری طور پر گندم کی قیمت میں فی چالیس کلوگرام 40 روپے اضافہ کر دیا ہے۔ وفاقی سیکرٹری خوراک ڈاکٹر ظفر الطاف نے بتایا کہ پہلے گندم کی امدادی قیمت 245 روپے تھی جو اب بڑھ کر 285 ہوگئی ہے۔

کپاس کی قیمت عالمی منڈی سے منسلک

حکومت نے کپاس کی قیمتوں کے مسئلہ پر جنرز اور کاشتکاروں کے درمیان اتفاق رائے نہ ہونے کی وجہ سے کپاس کی قیمت کو عالمی منڈی سے منسلک کر دیا ہے۔ اس میں ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے کردار کو ختم کردیا گیا ہے۔

گورنر سرحد نے حلف اٹھالیا

سرحد کے نامزد گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد شفیق نے حلف اٹھالیا ہے۔ وہ عمرہ کرنے کیلئے سعودی عرب گئے ہوئے تھے۔

ریفرنڈم سے وفاق خطرے میں پڑ جائے گا

پیپلز پارٹی نے کہا کہ آئین اور جمہوریت کے بغیر اور جمہوریت کی بحالی کیلئے کسی ٹائم فریم کی عدم موجودگی میں ریفرنڈم کرانے سے وفاق خطرے میں پڑ جائے گا۔ اور اس کے سنگین نتائج برآمد ہونگے۔ ہمارا سو مرتبہ احتساب ہوچکا ہے پھر بھی تیار ہیں۔

جمہوریت نے تباہ کردیا

لشکر طیبہ کا سالانہ اجتماع مریدکے میں شروع ہوگیا ہے۔ مقررین نے کہا کہ جمہوریت نے قوم کو تباہ کر دیا ہے۔ حالیہ دہشت گردی نواز حکومت کے ایماء پر ہو رہی تھی۔ اجتماع میں 3 لاکھ سے زائد افراد شریک ہیں۔

ریڈکو ایک ارب 11۔ کروڑ 90 لاکھ کی نادہندہ

یونائیٹڈ بنک کے وکیل نے معزول سینیٹر اور احتساب بیورو کے سابق سربراہ سیف الرحمان کی ملکیتی کمپنی ریڈکو کو ایک ارب 11 کروڑ 90 لاکھ روپے کی نادہندہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کمپنی 1993ء سے نادہندہ ہے۔

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر : میاں قمر لطیف
فون نمبر 589 - 04524

خوشخبری
وول- کاٹن- سلک- لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی-
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے-
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولپیا کارپٹ-
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-
اب آپ فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں-
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل - کریم آباد چورنگی - کراچی
پروپرائیٹر :- میاں عبدالکریم غیور
فون نمبر 6325511 - 6330334

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61